غور سے دیکھا جائے تو اس کا جواب میرے مذکورہ جوابات میں تسلی بخش طور پر آگیا ہے لہٰذا میں مزید جواب کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

آخر میں ایک خاص بات عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جو سامنے ہو تو انسان بہت سی الجھنوں سے بچ جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اسلام کا جو حقیقی اور مثالی (آئیڈیل) معاشی نظام ہے اُس کے پوری طرح عمل میں آنے کے لئے ایک خاص قسم کے ذہنی اور خارجی ماحول کا وجود ضروری ہے۔ چنانچہ جس معاشرے میں وہ مخصوص ذہنی اور خارجی ماحول پایا جاتا ہو اس میں وہ معاشی نظام پوری طرح عمل میں آ سکتا اور پائیداری کے ساتھ قائم رہ سکتا ہے اور جہاں نہ ہو وہاں نہ تو وہ کامل طور پر بروئے کار آ سکتا ہے اور نہ پائیداری کے ساتھ قائم رہ سکتا ہے۔ لہٰذا اسلام مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ اسلام کے حقیقی معاشی نظام کو بروئے کار لانے سے پہلے اس خاص طرح کے ذہنی اور خارجی ماحول کو وجود میں لانے کی امکانی کوشش کریں جس کے بغیر وہ معاشی نظام صحیح اور کامل طور پر عمل میں نہیں آ سکتا۔ اور خاص طرح کے ذہنی ماحول سے مراد معاشرے کی عظیم اکثریت کے ذہنوں میں عدل و احسان کے ان احساسات و جذبات کا موجود ہونا ہے جو ایک فرد کو بلا کسی تخصیص و استثنا دوسرے ہر فرد کے حقوق کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے بلکہ اپنے حقوق کا دوسروں کے لئے ایثار کرنے پر ابھارتے اور آمادہ کرتے ہیں اور جو ایمانی عقائد سے وجود میں آتے اور اسلامی عبادات کے ذریعے زندہ و بیدار رہتے ہیں اور خارجی ماحول سے مراد ہے معاشرے کا بنیادی معاشی ضروریات کے لحاظ سے خود کفیل اور سیاسی لحاظ سے آزاد اور خود مختار ہونا کہ اپنے معاملات اپنی مرضی سے طے کر سکے، نیز معاشرتی طور پر اس کے اندر عزت و بڑائی کا معیار مال و دولت اور جاہ و اقتدار کی بجائے تقویٰ اور ایثار ہونا جس کی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں ہدایت و تعلیم ہے۔ چنانچہ جس مسلم معاشرے میں مذکورہ قسم کا ذہنی اور خارجی ماحول پوری طرح وجود میں نہ آیا ہو البتہ اس کے لئے سنجیدگی کے ساتھ کوشش جاری ہو تو اسلامی حکمتِ عملی کے تحت اس طرح کے معاشرے کے لئے عبوری طور پر اس کی گنجائش ہوتی ہے کہ وہ معاش کے سلسلہ میں بادلِ نخواستہ اور بالآخر چھوڑنے کے ارادے سے ایسے امور و معاملات اختیار کر لے جو ان حالات میں قابلِ عمل ہوں اور جن کے اختیار کرنے سے موجودہ معاشی ظلم و فساد میں کچھ کمی ہو سکتی اور اجتماعی حالت نسبتاً بہتر بن سکتی ہو۔ چونکہ آج عام طور پر مسلمان معاشروں کی جو ایمانی، اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی حالت ہے وہ ویسی نہیں جیسی ہونی چاہئے لہٰذا کراہت کے ساتھ وہ بعض ایسے معاشی امور و معاملات اختیار کر سکتے ہیں جن کو اختیار کئے بغیر موجودہ حالات میں دوسرا کوئی چارۂ کار نہیں لیکن ان کے لئے یہ کسی طرح جائز نہیں کہ وہ اپنی مطلب برآری کے لئے شرعی الفاظ کے حقیقی مفاہیم و مطالب میں تحریف و ردّ و بدل کریں۔